بدھ 25 اپریل 2001ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 25 اپریل 2001ء - 1422 ہجری - 25 شہادت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 90

حرص نہ کرو

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطا کرتے تو میں عرض کرتا یہ کسی ایسے شخص کو دے دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اس پر حضورؐ فرماتے جو مال حرص اور سوال کے بغیر تجھے ملے وہ لے لینا چاہئے اور جو تجھے نہیں ملتا اس کے پیچھے مت بھاگو۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ باب من اعطاہ اللہ شیئا)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاوے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریاکاری اور فریب سے خدا تعالیٰ کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔ وہ خود ہی دھوکہ کھا رہا ہے۔ دنیا کی زیب، دنیا کی محبت ساری خطا کاریوں کی جڑ ہے۔ اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہئے تھا۔ جس حالت میں عقلمند انسان کسی کے دھوکا میں نہیں آسکتا تو اللہ تعالیٰ کیونکر کسی کے دھوکے میں آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور سب سے بڑا گناہ جس نے اس وقت (-) تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ بھی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت لوگ اسی غم و ہم میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور اس وقت کا لحاظ اور خیال بھی نہیں کہ جب قبر میں رکھے جاویں گے۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور دین کے لئے ذرا بھی ہم و غم رکھتے تو بہت کچھ فائدہ اٹھا لیتے۔ سعدیؒ کہتا ہے۔

گر وزیر از خدا بترسیدے

ملازم لوگ تھوڑی سی نوکری کے لئے اپنے کام میں کیسے چست و چالاک ہوتے ہیں، لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو ذرا ٹھنڈا پانی دیکھ کر ہی رہ جاتے ہیں۔ ایسی باتیں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو اور مرنے کا خیال اور یقین ہو تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے۔ اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ وہ چشم پوشی کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر بہت سخت پکڑتا ہے یہاں تک کہ (-) پھر وہ اس امر کی بھی پروا نہیں کرتا کہ اس کے پچھلوں کا کیا حال ہو گا۔ برخلاف اس کے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو عزت دیتا اور خود ان کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 640)

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب تحریر کرتی ہیں۔ خاکسارہ کے والد مکرم ناصر محمد صاحب سیال کا کینیڈا میں پتے کا آپریشن ہوا ہے ابھی تک کمزوری بہت ہے احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ فرمائے اور کامل شفاء عطا فرمائے۔

بیرون ملک تعلیم کے خواہش مند طلباء

وہ طلباء و طالبات جو بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے جانے کے خواہش مند ہیں ان سے درخواست ہے کہ مکمل معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل انٹرنیٹ ایڈریس کو Visit کریں۔

1- www.intstudy.com

2- www.studyoverseas.com

3- www.transworldeducation.com

(نظارت تعلیم)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین کا اعزاز

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد ڈویژن کے سالانہ ادبی و علمی مقابلہ جات کا انعقاد مورخہ 7 فروری 2001ء تا 12 فروری 2001ء گورنمنٹ کالج برائے خواتین جھنگ میں ہوا۔ جامعہ نصرت برائے خواتین کی طالبات نے بہ تفصیل ذیل انعامات حاصل کئے۔

1- انگریزی تقریری مقابلہ نجمہ سلطانہ اول زنوبیہ حسین سوئم۔

2- اردو تقریری مقابلہ زنوبیہ حسین سوئم۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ عزیزہ نجمہ سلطانہ کو انٹر بورڈ مقابلہ جات میں انگریزی تقریری مقابلہ میں فیصل آباد بورڈ کی نمائندگی کرنے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طالبات اور ادارہ کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

عاقبت کی کچھ کرو تیاریاں

خطاب بہ نفس

چل رہی ہیں زندگی پر آریاں
ہو رہی ہیں موت کی تیاریاں

اتقیا اور اشقیا سب چل بسے
اپنی اپنی یاں بھگت کر باریاں

خاتمہ کا فکر کر لے اے مریض
پیشرو ہیں مرگ کی بیماریاں

جب فرشتہ موت کا گھر میں گھسا
ہو گئیں بے سود آہ و زاریاں

زندگی تک کے ہیں یہ سب جاں نثار
سانس چلتے تک کی ہیں سب یاریاں

جیتے جی جتنا کوئی چاہے بنے
بعد مردن ختم ہیں عیاریاں

حشر میں پرسش ہے بس اعمال کی
کام آئیں گی نہ رشتہ داریاں

کس نشے میں جھومتا پھرتا ہے تو
رنگ لائیں گی یہ سب میخواریاں

کھینچ کر لیجائیں گی سوئے سقر
نفسِ امارہ کی بد کرداریاں

طائرِ جاں جب قفس سے اڑ گیا
ساتھ ہی اڑ جائیں گی طراریاں

چاہیئے فکرِ حسابِ آخرت
عاقبت کی کچھ کرو تیاریاں

ہے یہ دنیا دشمنِ ایمان و دیں
یاد ہیں اس کو بہت مکاریاں

جب تلک باطن نہ تیرا پاک ہو
کام کیا آئیں گی ظاہر داریاں

کچھ کما لے نیکیاں اے جانِ من
تا نہ ہوں اگلے جہاں میں خواریاں

کچھ اٹھا دے دل سے غفلت کے حجاب
کچھ دکھا دے کر کے شب بیداریاں

کچھ عمل اخلاص کے درکار ہیں
ہو چکیں بے حد ملمع کاریاں

خاک میں ملنے سے پہلے خاک ہو
روکتی نیکی سے ہیں خودداریاں

خادمِ دینِ متیں ضائع نہ ہو
بلکہ خدمت سے ملیں سرداریاں

کر توجہ عادت و اخلاق پر
ترک کر دے سختیاں خونخواریاں

رفق کو اپنا بنا لے تو رفیق
چھوڑ دے خلقت کی دل آزاریاں

روح کو کر دے مبادا تو ہلاک
کرتے کرتے تن کی خاطر داریاں

ہمنشیں ان کا نہ ہو گا نامراد
صادقوں سے کچھ لگا لے یاریاں

ہوں بدی سے پاک نیت اور عمل
خود بخود صادر ہوں نیکوکاریاں

چاہتا ہے گر ابد کی زندگی
کر فنا کے واسطے تیاریاں

یار کے کوچے کی ہو جا خاک راہ
اس کی چوکھٹ پر ہوں آہ و زاریاں

کر قبول اپنے لئے دیوانہ پن
چھوڑ کر چالاکیاں ہشیاریاں

دل سے راضی ہو ہر اک ذلت پہ تو
ہوں نہ تجھ کو عار خدمتگاریاں

جاہ اور اولاد و عزت جان و مال
توڑ دے ان سے تعلق داریاں

آتشِ دوزخ ہوئی اس پر حرام
عشق کی جس دل میں ہوں چنگاریاں

رنگ میں احمدؐ کے ہو رنگین تو
اور دکھا اس قسم کی گلکاریاں

تب کہیں جا کر وہ محبوبِ ازل
خاکساروں کی کرے دلداریاں

جنتی ہو جائے تیری زندگی
جب وہی کرنے لگے غمخواریاں

موت کا دن پھر بنے یوم التلاق
اور جنازہ- وصل کی تیاریاں

(از جناب ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحب)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے- سالانہ 900 روپے

قسط اول

حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب - حالات اور خدمات

آپ کو حضرت خلیفہ اول، خلیفہ ثانی اور حافظ روشن علی صاحب سے قرآن پڑھنے کی سعادت ملی

اپریل 28ء تا اپریل 33ء بیت الفضل لندن کے امام رہے

1955ء میں حضرت مولوی فرزند علی صاحب نے اپنے نواسے شیخ خورشید احمد صاحب (اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل) کو اپنے کچھ حالات لکھوائے تھے جو اکتوبر 59ء کے الفضل میں شائع ہوئے- تبرکات کے طور پر انہیں دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے-

میرے بعض دوستوں نے اس بات کی خواہش ظاہر کی ہے کہ میں اپنی زندگی کے واقعات اشاعت کے لئے خود لکھوادوں ممکن ہے ان کا مطالعہ کسی کو فائدہ پہنچائے- کم از کم اس میں غیر معتبر اور رطب و یابس قسم کے واقعات شامل نہ ہوں گے- احباب کی اس خواہش کی تعمیل میں صرف بعض چیدہ واقعات لکھوادوں گا-

ابتدائی تعلیم

میری تاریخ پیدائش 20 اکتوبر 1876ء ہے- ابتدائی زندگی 9 برس کی عمر تک ایک گاؤں موضع صریح- ضلع جالندھر میں گزری جہاں میں نے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی- یہ تعلیم میں نے اپنے والد مرحوم مولوی عمردین صاحب (ولد غلام محی الدین صاحب حکیم) سے حاصل کی- اس کے بعد میں نے ایک سال سپیشل کلاس میں گزار کر انگریزی کی تعلیم حاصل کی- اس کے بعد آٹھویں جماعت تک علاوہ دوسرے مضامین کے فارسی کا علم بھی حاصل کیا- لیکن چونکہ درجہ مڈل کے بعد ہائی کلاسز میں فارسی کے پڑھانے کا کوئی انتظام نہ تھا- اس لئے دوسری زبان کے طور پر مجھے عربی کے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی- یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بنیاد اس چیز کی رکھی گئی تھی کہ جو شدبد قسم کا علم عربی زبان کا میں نے ان دو سالوں میں حاصل کیا- وہ آئندہ زندگی میں مجھے فائدہ دے سکے-

میرے والد صاحب مرحوم کا نقطہ نظر طالب علموں اور بچوں کے متعلق یہ تھا- کہ ان کی تادیب کے لئے سختی ضروری ہے- میں چونکہ ان کا سب سے بڑا لڑکا تھا- اس لئے ان کو پہلا تجربہ کرنے کے لئے مجھے ہی تختہ مشق بنانا پڑا- اپنی بچپن کی عمر میں تو قدرتاً یہ طریقہ مجھے ناپسند تھا- مگر اصل بات یہی ہے کہ اس طریق نے کم از کم مجھے تو بہت ہی فائدہ پہنچایا- اور اس طریق عمل کی وجہ سے جو دینی اور دنیوی دونوں قسم کا فائدہ مجھے پہنچا- اس کے لحاظ سے میں اپنے آپ کو اپنے والد صاحب مرحوم کا بہت زیادہ شکر گزار پاتا ہوں- تعلیمی زمانہ گزارنے کے بعد جس محبت اور شفقت کا اظہار میرے ساتھ میرے والدین مرحومین کی طرف سے ہمیشہ ہوتا رہا- اس کو میں خدا تعالیٰ کا خاص انعام سمجھتا ہوں-

میری دنیاوی تعلیمی ابتداء کا ذکر اوپر گزرا- اس کے بعد میں نے تعلیم جالندھر شہر میں پائی- جو میرے گاؤں سے 15-16 میل کے فاصلہ پر تھا- میرے والد صاحب نے اپنے اوپر یہ لازم کیا ہوا تھا- کہ ہر ہفتے میری تعلیمی نگرانی کے لئے جالندھر پہنچ جاتے- اور دو راتیں گزار کر واپس تشریف لے جاتے- اس طرح سے میرے آٹھ جماعتیں پاس کرنے پر ان کا بہت سا دخل ہے-

شرک سے نفرت

دینی لحاظ سے میرے والد صاحب کے معتقدات موحدانہ تھے- اس لئے میری مذہبی تعلیم میں شرک کو کسی طرح کا دخل نہیں ہوا- کیونکہ جس قسم کی تھوڑی بہت ملونی شرک کی ہمارے ننھیال یا دودھیال میں پائی جاتی تھی- اس کا مقابلہ میرے والد صاحب مرحوم بڑی سختی سے کرتے تھے- میری چھ برس کی عمر ہو جانے پر انہوں نے مجھے نماز کا سبق سکھانا شروع کر دیا- اور نمازوں کے پڑھنے کی تاکید بھی قدرتاً فرماتے تھے- اس ابتدائی تربیت کا اثر میری بعد کی زندگی میں رہا- بعد ازاں میرے احمدیت کو قبول کرنے میں بھی میرے والد صاحب کا بہت دخل تھا- (جیسا کہ آگے چل کر بیان کروں گا)

ملازمت

1890ء میں میں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا- لیکن قبل اس کے کہ پاس ہونے کی اطلاع ملتی- میرے ایک خالو کی سفارش پر سرکاری ملازمت کی پیشکش کی گئی- لیکن اس پہلے دفتر میں میں نے صرف چودہ پندرہ مہینے ملازمت کی- اس کے بعد میری تعیناتی انسپکٹر جنرل آف آرڈی ننس کے دفتر میں ہو گئی- جو اس وقت تو کلکتہ میں تھا- مگر چند مہینے بعد راولپنڈی آجانے والا تھا- اس دفتر کا چیف کلرک ایک فوجی انگریز تھا- جو میرے ساتھ ہمیشہ ہی بڑی مہربانی سے پیش آتا رہا- اس دفتر میں میرے داخل ہونے سے قبل تمام سٹاف علاوہ چیف کلرک کے اور ایک اور انگریز کے تمام کا تمام بنگالی ہندوؤں پر مشتمل تھا- بنگالی ہندو کا یہ خاصہ ہے کہ وہ پنجابی ہندو تک کو بھی پسند نہیں کرتا- تو میرا وجود پنجابی (احمدی) ہونے کی حیثیت میں ان کو کس طرح نہ کھٹکتا- لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اور انگریز افسروں کے حسن سلوک کی وجہ سے میں نے وہاں کام بھی سیکھ لیا- اور ترقی بھی کرتا گیا- حتیٰ کہ چونکہ اس دفتر میں ہندوستانی کلرکوں کے لئے ایک سو اسی (180 روپے) کے گریڈ سے آگے ترقی بند کر دی گئی تھی- اس لئے فروری 1907ء میں مجھے فیروزپور کے قلعہ کا ہیڈ کلرک بنا کر وہاں تبدیل کر دیا گیا-

مسلمانوں کی حق تلفی اور اس کے ازالہ کی کوشش

1902ء کا ذکر ہے کہ میں نے ایک روز اتوار کو اپنے دفتر کے چیف کلرک سے ملاقات کی اس ملاقات کا مقصد صاحب موصوف کو اس طرف توجہ دلانا تھا کہ آرڈیننس کے تمام محکمہ میں مسلمان کلرکوں کو بھرتی کیوں نہیں کیا جاتا- اس وقت انسپکٹر جنرل آرڈیننس کے دفتر کو چھوڑ کر تمام محکمہ میں جو پورے ہندوستان اور برما میں پھیلا ہوا تھا شائد صرف الہ آباد میں ایک مسلمان کلرک تھا جو کسی چھوٹے گریڈ میں متعین تھا- چیف کلرک صاحب موصوف نے میری توقع کے مطابق یہی جواب دیا کہ مسلمانوں میں قابل لوگ ملتے ہی نہیں- میں نے ان سے کہا یہ غلط ہے- پندرہ بیس منٹ کی ملاقات میں میں نے ان کو قائل کر لیا کہ مطلوبہ لیاقت کے مسلمان کافی تعداد میں مل سکتے ہیں مگر ان کو دانستہ طور پر نہیں لیا جاتا- انہوں نے بہت ہمدردی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اگر آپ اس مضمون کی درخواست پیش کریں تو میں اس کی حمایت کروں گا اور سرکلر جاری کر دیا جائیگا- کہ مسلمانوں کو ملازم رکھنے کی طرف خاص توجہ دی جائے- ان دنوں راولپنڈی میں تحصیلدار اور افسر مال مسلمان تھے- اس کے علاوہ اور بھی بعض مسلمان افسر تھے- اور مسلمانوں میں ایک طرح کی تنظیم جیسی موجود تھی- میں نے جب مندرجہ بالا واقعہ کا دوستوں سے ذکر کیا تو تحصیلدار صاحب نے جو بہت فہیم اور تجربہ کار افسر تھے مجھے مشورہ دیا کہ سرکلر کے جاری کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا- البتہ یہ کرنا چاہئے کہ جہاں کہیں کوئی اسامی خالی ہو اس میں کوشش کر کے کسی مسلمان کو نوکر رکھوا دیا جائے- اس پر میں نے سرکلر کا خیال چھوڑ دیا اور تحصیلدار صاحب کے مشورہ پر عملدرآمد کرنا شروع کر دیا- اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر کامیابی ہوئی کہ اسی انسپکٹر جنرل کے دفتر میں جہاں کلرکوں کی منظور شدہ اسامیاں تعداد میں صرف 35 تھیں وہاں آخری نو کس جو یکے بعد دیگرے بھرتی کئے گئے وہ مسلمان تھے- چونکہ اس دفتر میں کلرکوں کی بھرتی کی آخری ذمہ داری انگریز چیف کلرک کی تھی اس لئے میرے اوپر کسی قسم کی بدنامی نہیں آسکتی تھی- گو آخری آدمی ملازم رکھے جانے پر کچھ لوگوں نے میرے خلاف شکایت کی- لیکن علاوہ اور وجوہات کے وہ اس لئے بھی کامیاب نہ ہو سکے کہ وہ آخری آدمی خود انسپکٹر جنرل کا آدمی تھا-

فیروزپور میں تبدیلی

اس کے بعد میں فیروزپور میں تبدیل ہو گیا

وہاں کے قلعہ میں بھی کوئی اور مسلمان کلرک نہ تھا۔ وہاں ہر سال چند مہینوں کے لئے عارضی طور پر دو کلرکوں کے رکھے جانے کی منظوری تھی۔ میرا ارادہ تھا کہ ان میں سے ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم کو ملازم رکھوں گا۔ لیکن کسی ہندو کی درخواست ہی نہ آئی اس لئے دونوں مسلمان رکھنے پڑے اور اس کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں کی بھرتی ہونی شروع ہو گئی۔ جو لوگ بھی ملازم رکھے جاتے تھے ان میں خاصہ حصہ مسلمانوں کا ہوتا تھا۔ اور چونکہ میں اس بات کی احتیاط کرتا تھا۔ کہ جن مسلمانوں کو میرے توسط سے بھرتی کیا جائے وہ ایسے ہوں کہ وہ اپنی لیاقت اور محنت کے ساتھ جس جگہ پر ان کو لگایا جائے وہاں مضبوطی سے قائم رہ سکیں اس لئے جو شخص ایک دفعہ لگ جاتا تھا اس کو مستقل جگہ مل جاتی تھی۔ میرے خلاف عمر بھر یہ شکایتیں آتی رہیں کہ یہ شخص مسلمانوں کی بے جا طرف داری کرتا ہے۔ یہ شکایتیں اگر ان کی اوسط نکالی جائے تو فی سہ ماہی کم از کم ایک ہوتی تھی۔ یہ شکایتیں عموماً انسپکٹر جنرل صاحب کو بھی جاتیں۔ وہاں سے افسر قلعہ کے نام تحقیقات کے لئے آجاتیں۔ اس طرح قریباً ہر سہ ماہی میری کارگزاری کا جائزہ لیا جاتا۔ لیکن ہر دفعہ یہی رپورٹ یہاں سے جاتی کہ شکایت آمدہ بے بنیاد ہے۔

مجھے یہ بھی خیال نہ آیا کہ میرا ماتحت عملہ علاوہ مقامی طور پر پروپیگنڈا کرنے کے اوپر کے دفتر والوں کو اور وہاں سے بڑے افسروں کو بھی مسموم کرتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ ایک شکایت کو رپورٹ کے لئے بھیجتے وقت انسپکٹر جنرل صاحب نے افسر قلعہ کو لکھا کہ جب تک کہیں آگ نہ ہو۔ وہاں دھواں نہیں نکل سکتا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ افسر قلعہ جو رپورٹیں کرتے ہیں کہ شکایات بے بنیاد ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ ان شکایات میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہوگی۔

میرے راولپنڈی جانے پر (جہاں ستمبر 1924ء میں تبدیلی ہوئی) وہاں کے افسر نے بہت زور دے کر ایک شکایت کے جواب میں لکھا۔ کہ میں نے ہر طرح تحقیقات کرلی ہے۔ خان صاحب کے خلاف آمدہ شکائتیں بالکل باطل ہیں۔ لہٰذا آئندہ ایسی کوئی شکایت نہ بھیجی جائے۔ اس پر اوپر والوں نے لکھا کہ ہم تو آمدہ شکایتیں بہرحال بھیجا کریں گے۔ آپ اپنی رائے اس پر لکھ دیا کریں۔ پہلی جنگ عظیم کے زمانہ میں فوجی محکمہ کے ملازموں کو اکثر میدان جنگ میں بھیجے جانے کے حکم آجایا کرتے تھے۔ اس لئے نوجوان بالعموم فوجی محکموں میں بھرتی ہونے سے کتراتے تھے میں نے اپنی کوشش سے بہت سے مسلمان نوجوانوں کو ترغیب و تحریص دلا کر فیروزپور کے قلعہ میں بھرتی کروادیا تھا۔ میں نے اپنے افسر کو یہ تجویز پیش کی کہ مجھے میدان جنگ میں بھیج دیا جائے۔ میں اپنے ساتھ کافی تعداد میں مسلمان نوجوانوں کو لے جاؤں گا۔ تاکہ لام پر جانے کی دہشت جو میرے اپنے نمونہ کی وجہ سے کم آجائے لیکن انہوں نے اس کو منظور نہ کیا۔ اور بعد ازاں کئی سال بعد مجھ پر الزام لگادیا۔ کہ گویا میں مسلمانوں کے ساتھ ناجائز طور پر طرفداری کا سلوک کرتا رہا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ اصل میں تو مجھے اس بات کی شاباش ملنی چاہئے کہ میں نے جنگ عظیم کے خطرناک ایام میں اپنے محکمہ کی اسامیوں کو پر کیا۔ اگر ان اسامیوں پر مسلمان متعین ہیں۔ تو وہ پورے طور پر اپنے عہدوں کے اہل اور قابل ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر امیدوار کلرکوں کا ایک امتحان ہوا۔ جس میں سوالات کے پرچے شملہ سے آئے اور جوابات کے پرچے بھی وہیں بھیجے گئے۔ اس امتحان میں صرف بارہ کس شامل ہوئے جن میں سے صرف پانچ امیدوار پاس ہوئے۔ اور وہ پانچوں مسلمان (-) تھے۔ اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کو بھرتی کیا گیا۔ تو وہ امیدواروں میں سے قابل ترین افراد تھے۔ ان باتوں کی طرف میری توجہ دلانے پر انسپکٹر جنرل صاحب کی جو کہ اب ڈی او ایس کہلاتا تھا تسلی ہو گئی۔ لیکن میں اپنی باقی سرکاری سروس میں بھی اسی طرح ہدف شکایات بنا رہا۔ البتہ راولپنڈی جانے کے بعد میرے اختیارات زیادہ وسیع ہو گئے اور عملہ بھی جو میری نگرانی میں تھا وہ بہت وسعت اختیار کر گیا۔

انجمن حمائت اسلام کے لئے چندہ کی فراہمی

1902ء میں مجھے پہلی مرتبہ انجمن حمائت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ وہاں میں نے جو حالات دیکھے ان میں سے دو کا میری طبیعت پر خاص اثر ہوا۔ ایک تو یہ کہ ایک پیر صاحب نے جو کسی جگہ کے گدی نشین تھے اپنے وعظ میں خدا تعالیٰ کے غفور ہونے کی صفت پر بہت ہی زور دیا جس کا اثر سننے والوں پر یہی ہو سکتا تھا۔ کہ وہ نیک اعمال کی بجا آوری سے بالکل غافل ہو جائیں دوسرا اثر میری طبیعت پر شیخ سر عبدالقادر صاحب کی تقریر کا ہوا۔ انہوں نے تحریک کی کہ اگر پنجاب کے ہر ضلع میں سو سو ممبر میسر آجائیں۔ جو 4 آنے ماہوار انجمن کو دیں۔ تو اس سے ہمارے لازمی اور انتظامی اخراجات پورے ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں جو خاص عطایا ہمیں کبھی کبھی ملتے ہیں۔ ان سے ریزرو فنڈ قائم کیا جا سکتا ہے۔ جو خاص خاص کاموں کے لئے مخصوص ہو گا۔ میں نے راولپنڈی میں واپس آکر اس تجویز کو وہاں کے احباب کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے مجھے اس کام کے لئے منتخب کیا۔ اس کام میں مجھے اتنی کامیابی ہوئی۔ کہ مقامی ممبروں کی تعداد سوا دو سو اڑھائی سو تک پہنچ گئی۔ جب 1907ء کے اوائل میں میری تبدیلی فیروز ہو گئی۔ تو انجمن حمائت اسلام کے منتظمین نے اس بات کے لئے بہت زور لگایا کہ میں راولپنڈی کی طرح فیروزپور میں بھی ویسی ہی خدمت بجا لاؤں۔ مگر بعض وجوہات کی بنا پر میں نے معذرت پیش کی۔

قبول احمدیت

1902ء میں میرے والدین احمدی ہو چکے تھے۔ 1907ء میں جب میری تبدیلی فیروزپور میں ہوئی۔ تو اس وقت میں اپنی ذات میں اس بات کی کشش پاتا تھا کہ غالباً جلد یا بدیر میں بھی احمدی ہو جاؤں گا۔ ہمارے خاندان میں سب سے پہلے میرے حقیقی ماموں حضرت خان صاحب برکت علی صاحب شملوی احمدی ہوئے۔ جہاں تک میرا مشاہدہ تھا احمدی افراد کا طرز عبادت اہلحدیثوں سے بہت ملتا تھا۔ جہاں جہاں ان کے عمل درآمد میں حنفیوں کی طرز عمل سے کوئی اختلاف پایا جاتا تھا۔ اس کی جب تحقیق کرتا تو معلوم ہوتا تھا۔ کہ احمدیوں کا طرز عمل سنت اور حدیث کے مطابق صحیح ہے۔ اس سے ایک گونہ کشش مجھے احمدیت کی طرف محسوس ہوتی تھی۔ لیکن حیات و وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ بڑے زور سے سد راہ بنا رہا۔ خان صاحب برکت علی صاحب نے میرے نام انگریزی رسالہ ریویو جاری کروادیا۔ مرزا خدا بخش صاحب مرحوم کی مشہور کتاب عسل مصفّٰی بھی ارسال فرمائی۔ مجھے ان دنوں اردو کا لٹریچر پڑھنے کی طرف بالکل توجہ نہیں تھی۔ اس لئے میں نے عسل مصفّٰی بغیر پڑھے واپس کردی۔

ہمارے خاندان میں ایک برات کے موقعہ پر وفات و حیات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ چھڑ گیا وفات کے دلائل مکرم خان صاحب موصوف دیتے تھے۔ میں ان کی تردید کرتا۔ اس مباحثہ میں ساری رات گزر گئی۔ دوسرے روز صبح ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد پھر گفتگو چھڑ گئی۔ جو شام تک جاری رہی۔ اگلی رات کو ہم لوگ پھر بحث کے لئے تیار ہو رہے تھے کہ حضرت والد صاحب مرحوم نے اس سلسلہ کو بند کر دیا اس گفتگو کے نتیجہ کا جو اثر میرے دل پر ہوا۔ وہ یہی تھا کہ غیر احمدیوں کا پلہ بھاری رہا۔ ان دنوں میں فیروزپور میں ہوتا تھا۔ اور میرے والدین کی رہائش موضع صریح تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں ہوتی تھی۔ میرے اور والد صاحب کے مابین مذہبی گفتگو کا طریق یہ ہوا کرتا تھا کہ اگر میں نے کوئی سوال کیا اور انہیں اس کا کوئی جواب نہیں سوجھا تو وہ فرمادیتے اس پر پھر گفتگو کریں گے۔ اسی طرح اگر مجھے کسی جواب کے متعلق شرح

باقی صفحہ 6 پر

تبصرہ

نماز اور اس کا طریق

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے "نماز اور اس کا طریق" پاکٹ سائز میں نہایت دلکش، دیدہ زیب آرٹ پیپر پر لیمینیشن کے ساتھ شائع کی ہے۔ جو پانی وغیرہ سے خراب نہیں ہو سکتی اور دیرپا بھی ہے۔ جیب میں بآسانی رکھی جا سکتی ہے اس میں نماز کا طریق بیان کرنے کے ساتھ اس کا سادہ اور آسان لفظی ترجمہ دیا گیا ہے۔ نماز کے عربی الفاظ اور ان کے اردو ترجمہ کا رنگ مختلف ہونے کی وجہ سے اس کا پڑھنا اور ذہن نشین کرنا آسان بنادیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ خشوع و خضوع سے نماز پڑھتے ہیں نماز کو خشوع و خضوع سے ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا عرفان حاصل ہو۔ اس کا ترجمہ آتا ہو۔ کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا۔ تسبیح و تحمید اور دعاؤں کے مجموعہ کا نام ہے اس پر غور و فکر کرنے سے نماز میں لذت و سرور حاصل ہونے کے ساتھ دل میں محبت اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا عرفان بڑھتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے متعدد مواقع پر احباب جماعت کو خصوصاً ذیلی تنظیموں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اپنے پروگراموں میں سب سے زیادہ اولیت اس بات کو دیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد نماز باترجمہ جانتا ہو۔ حضور فرماتے ہیں:

خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنات کو آئندہ ایسے پروگراموں میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو دینی چاہئے کہ ان کی مجالس کے اندر ایک فرد بھی نہ رہے جو نماز کا ترجمہ نہ جانتا ہو اور پنج وقت نماز پر قائم نہ ہو۔

(الفضل 11 دسمبر 1989ء)

"نماز اور اس کا طریق" تمام احباب جماعت انصار۔ خدام اطفال۔ لجنات اور ناصرات سب کے لئے ترجمہ سیکھنے کے لئے یکساں مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ۔ پاکستان کی اس پرخلوص کاوش کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے اسے نافع الناس بنادے اور اس کے شائع کرنے والوں کو اس کی بہترین جزا سے نوازے۔ جملہ احباب کو بھی چاہئے کہ اس خوبصورت تحفے کو حاصل کریں اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور دین و دنیا کی فلاح حاصل کریں۔

(عبدالستار خان)

ری پبلک آف آئس لینڈ کا تعارف اور اس میں احمدیت کی اشاعت

رشید احمد چوہدری صاحب

کہا جاتا ہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں ایک آئرش راہب چمڑے سے منڈھی ہوئی کشتی میں سوار ہو کر آئس لینڈ آیا اور وہاں آتش فشاں پہاڑوں کو ابلتا دیکھ کر اس نے کہا "آئس لینڈ جہنم کا دروازہ ہے"۔

اس کے بعد وائی کنگز (Vikings) یعنی سکینڈے نیوین ملکوں کے بحری قزاقوں نے ادھر کا رخ کیا اور جس جگہ وہ ساحل سمندر پر اترے اس کا نام "رکیاوک" رکھا جس کا مطلب ہے دھواں اور خلیج یعنی وہ جگہ جہاں ہر وقت دھواں اور بھاپ اٹھتی رہتی ہے۔ مگر آج اس شہر میں دھوئیں کا نام ونشان تک نہیں، ساری فضا دھوئیں سے پاک ہے۔

آئس لینڈ گرم پانی کے چشموں، آبشاروں اور ابلتے ہوئے کیچڑ کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں زندہ آتش فشاں پہاڑ وقفے وقفے سے لاوا اگلتے رہتے ہیں اور چمکتا ہوا لاوا جب بنجر پہاڑوں سے نیچے لڑھکتا ہے تو اس سے کثیر مقدار میں بھاپ اٹھتی ہے۔

محل وقوع و طرز معاشرت

آئس لینڈ کا جزیرہ یورپ کے انتہائی شمال میں واقع ہے۔ گو یہ Arctic Circle سے باہر ہے تاہم اس کا اکثر حصہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ تین ہزار مربع کلومیٹر ہے اور آبادی دو لاکھ بہتر ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ رقبہ کے اعتبار سے آئس لینڈ یورپ کا دوسرا بڑا جزیرہ ہے۔ اس ملک میں 97 فیصد مقامی باشندے رہتے ہیں جو آئس لینڈر کہلاتے ہیں۔ مقامی زبان آئس لینڈک (Icelandic) ہے لیکن انگریزی اور جرمن زبانیں یہاں بخوبی سمجھی جاتی ہیں۔ ملک کا سرکاری مذہب عیسائیت ہے۔ 95 فیصد آبادی عیسائیت کی Evengelical Lutheran شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ جبکہ تین فیصد دیگر پروٹسٹنٹ فرقوں پر مشتمل ہے اور ایک فیصد رومن کیتھولک ہیں۔ ملک میں شرح خواندگی 99.9 فیصد ہے۔ آئس لینڈ کے لوگ کتابوں کے بہت دلدادہ ہیں۔ شوق مطالعہ کے لحاظ سے آئس لینڈ کے لوگ دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ ملک کا دارالخلافہ رکیاوک ہے جس کی آبادی ایک لاکھ ستر ہزار بتائی جاتی ہے۔ آئس لینڈ جمہوری ریپبلک ہے۔ یو۔ پ ے اس ملک کی پارلیمنٹ دنیا کی قدیم ترین پارلیمنٹ بتائی جاتی ہے جس کا ابتدائی اجلاس 930AD میں ہوا تھا۔ اس ملک میں مردوں کی اوسط عمر 74 سال اور عورتوں کی اوسط عمر 80 سال ہے۔ ملک کی کرنسی کرونا کہلاتی ہے۔ موجودہ ریٹ کے مطابق ایک پاؤنڈ کے عوض 105 اور ایک ڈالر کے عوض 65 کرونے آتے ہیں۔ خرید و فروخت کے لئے کریڈٹ کارڈ اکثر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس ملک میں بیروں یا دیگر خدمتگاروں کو ٹپ دینے کا رواج نہیں ہے۔ عمومی طور پر ملک میں ہر چیز دیگر یورپین ملکوں کی نسبت بہت مہنگی ہے۔ پٹرول کی قیمت پانچ پاؤنڈ فی گیلن ہے۔ کاروں پر روڈ ٹیکس 2500 پاؤنڈ سالانہ ہے۔ ملک میں ٹیکسوں کی بھرمار ہے۔ کاروں پر امپورٹ ڈیوٹی 90 فیصد ہے اور VAT کی شرح 24 فیصد ہے۔ ہر شہری کو آمدنی پر 36 فیصد ٹیکس دینا پڑتا ہے۔

ملک کی زیادہ تر پیداوار مچھلی اور مچھلی سے بنی ہوئی چیزیں ہیں۔ گو ملک کا پانچ فیصد طبقہ ماہی گیر ہے تاہم ملک کی 70 فیصد آمدنی ماہی گیری سے ہوتی ہے۔

ملک کے اکثر باشندے اپنا شجرہ نسب زمانہ وسطیٰ تک جانتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آئس لینڈ کی سوسائٹی دوسرے ممالک سے بالکل الگ تھلگ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں چرچ میں ہر خاندان کا تفصیلی ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے۔

آئس لینڈ میں Surname رکھنے کا رواج نہیں۔ فون کی کتاب میں نام کا ابتدائی حصہ اور پیشہ درج ہوتا ہے۔ کسی شخص کا دوسرا نام اس کے باپ کے نام کا پہلا حصہ ہوتا ہے جس کے ساتھ لفظ Son یا Daughter لگا دیا جاتا ہے۔ ملک کے صدر کا نام بھی فون بک میں درج ہے جسے آسانی سے فون کیا جا سکتا ہے۔ آئس لینڈ میں جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ملٹری کا کوئی وجود نہیں۔ ملک میں ایک چھوٹی سے جیل ہے۔

آئس لینڈ کے وسطی حصہ میں کوئی آبادی نہیں ہے۔ برف سے اٹے اس علاقہ میں ناسا (NASA) اپنے خلابازوں کو ٹریننگ دیتی ہے تاکہ وہ دوسرے سیاروں میں ایسی آب وہوا کا ٹیسٹ کر سکیں۔ ملک میں تقریباً 100 آتش فشاں پہاڑ ہیں جو گرم لاوا اور گندھک اگلتے رہتے ہیں۔

ملک میں باوجود شدید برف باری کے رکیاوک کی ائیرپورٹ کبھی بند نہیں ہوتی اور ہوائی جہازوں کی آمد و رفت میں کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوتا۔ رکیاوک کے ایک طرف بحراوقیانوس ہے۔ اس طرف ساحل کے ساتھ ساتھ آبادی بھی ہے جبکہ دوسری طرف برف سے اٹے ہوئے وسیع میدان، پہاڑ، گلیشئر پانی کے چشمے اور آبشاریں ہیں۔

ملک کا نصف حصہ سطح سمندر سے 400 میٹر بلند ہے اور سب سے اونچا حصہ Hvannadal Shnukur کہلاتا ہے جو سطح سمندر سے 2119 میٹر بلند ہے۔

سال میں جولائی اور اگست کے مہینے نسبتاً گرم ہوتے ہیں۔ آئس لینڈ کے قدیم باشندے آئرش راہب تھے۔ نویں صدی تک صرف وہی اس ملک میں رہتے تھے بعد میں ناروے وغیرہ سے لوگ آ کر یہاں آباد ہو گئے۔ لوگوں کا پیشہ مچھلی پکڑنا اور بھیڑیں پالنا ہے۔ آئس لینڈ کے لوگ گھوڑے بھی شوق سے پالتے ہیں اور دور دراز بستیوں میں رہنے والے لوگ اکثر گھوڑوں پر سوار ہو کر ہی اپنے رشتہ داروں سے ملنے جاتے ہیں۔ شہروں میں ہوٹل خصوصی طور پر موسم گرما میں پوری طرح بک ہوتے ہیں۔

رکیاوک شہر دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پرانے شہر میں بے شمار تفریحی مقامات ہیں۔ مثلاً پارک، جھیلیں، مارکیٹ اور عجائب گھر وغیرہ۔ اگر کسی کو ناروے کے قدیم کلچر کا مشاہدہ کرنا ہو تو نیشنل میوزیم کو دیکھنا از حد ضروری ہے جہاں مذہبی تبرکات اور زمانہ قدیم کے جنگی آلات محفوظ رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ قدیم زمانے کی کشتیاں آلات زراعت وغیرہ بھی قابل دید ہیں۔

نیا رکیاوک شہر پرانے شہر سے مشرق کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ اس میں ایک چرچ واقع ہے جو دیکھنے کے قابل ہے۔ اس چرچ کی تعمیر 1940ء میں شروع ہوئی اور 1974ء میں ختم ہوئی۔ اس کا نام آئس لینڈ کے مشہور شاعر Hallgrimur Petursson کے نام پر رکھا گیا ہے۔ بہت اونچی عمارت ہے جس کا مینار 75 میٹر بلند ہے جس میں لفٹ لگی ہوئی ہے۔ اوپر چڑھ کر سارے شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ چرچ کے لان میں آئس لینڈ کے فرزند Leif Eriksson کا مجسمہ ہے۔ اس کے قریب ہی ایک مشہور تھیٹر ہے جس میں آتش فشاں کا شو سیاحوں میں بہت مقبول ہے۔ لوگ مشہور تاریخی آتش فشاں پھٹنے کے نظاروں کو جن کو کمال تکنیک سے فلم بندی کی گئی ہے بڑے شوق سے دیکھنے آتے ہیں۔

احمدیت کی ابتداء

1987ء میں آئس لینڈ کا ایک 25 سالہ نوجوان R.Gissurarson پی ایچ ڈی کی تعلیم کے سلسلہ میں ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) آیا۔ یہاں ایک انڈونیشین احمدی خاتون کی کوششوں سے اس نے احمدیت قبول کر لی اور اس کا نیا نام لطف الرحمٰن رکھا گیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ واپس آئس لینڈ چلا گیا اور اس کے بعد اس سے کوئی رابطہ نہ رہا۔

آئس لینڈ میں احمدیت کے قیام کی کوشش

آئس لینڈ میں احمدیت کے قیام کی ذمہ داری جماعت احمدیہ یو۔کے پر ڈالی گئی تھی۔ اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر وکالت تبشیر لندن نے جماعت احمدیہ یو۔کے کو اس طرف متوجہ کیا کہ وہ ڈاکٹر لطف الرحمٰن سے رابطہ بحال کرنے کی کوشش کرے اور آئس لینڈ میں وفد بھجوائے۔ چنانچہ ڈاکٹر لطف الرحمٰن کے بیعت فارم پر سے ان کا پتہ حاصل کر کے انہیں خط لکھا گیا۔ اس دوران مکرم امیر صاحب کی نگرانی میں آئس لینڈ میں دورہ کے انتظامات بھی کئے گئے۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن اور مکرم ابراہیم نون صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے کو اس دورہ کے لئے منتخب کیا گیا۔ چنانچہ یہ دونوں مورخہ 24 مئی 2000ء کو آئس لینڈ کے ہوائی اڈہ Ke Flavik پہنچے۔ ان کے قیام کا انتظام ائرپورٹ سے تقریباً چالیس میل دور ایک گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا اور ان کے دورہ کی اطلاع مکرم ڈاکٹر لطف الرحمٰن صاحب کو بھی کر دی گئی۔ مکرم ڈاکٹر لطف صاحب اگلے دن گیسٹ ہاؤس آئے اور دونوں کو خوش آمدید کہا۔ وہ ایک معروف بجلی کی کمپنی کے لئے کام کرتے ہیں اور ان کا شمار شہر کی معزز ہستیوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے مکرم امام صاحب اور مکرم نون صاحب کو اپنے گھر مدعو کیا اور اپنی فیملی سے ملایا۔ ان کی اہلیہ عیسائی خیالات کی ہیں اور ان کے دو بچے ہیں۔

لٹریچر کی تقسیم

اگلے دن شہر میں لٹریچر کی تقسیم کا پروگرام بنایا گیا اور سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر لٹریچر کی تقسیم شروع کی۔ یہ سلسلہ دوسرے دن بھی جاری رہا۔ لوگوں کی اکثریت نے بڑے شوق سے احمدیہ لٹریچر قبول کیا۔ اس طرح سینکڑوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

باقی صفحہ 6 پر

یونیورسٹی کے اجلاس میں شرکت

شہر میں تقسیم لٹریچر کے دوران معلوم ہوا کہ یونیورسٹی میں ایک مذہبی تقریب منعقد ہونے والی ہے جہاں مختلف مذاہب کے نمائندے تقاریر کریں گے یہ ایک سنہری موقع تھا- چنانچہ اس موقع پر یونیورسٹی کی عمارت میں کتب کی نمائش کا انتظام کیا گیا- مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا اور یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء سے تبادلہ خیالات ہوا اور انہیں اسلام سے متعارف کرایا گیا-

اس موقع پر ایک عراقی مسلمان رحیم نامی سے بھی ملاقات ہوئی- رحیم اور اس کی بہن اسی یونیورسٹی کے طالب علم ہیں- رحیم نے احمدیہ لٹریچر میں کافی دلچسپی لی- ان کے ساتھ دو نشستیں منعقد ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے بہت قریب آ گئے ہیں- احباب سے ان کی جلد احمدیت کے نور سے منور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

ڈپٹی میئر سے ملاقات

اس وفد کو شہر کی جن معزز ہستیوں سے ملنے کا موقع ملا ان میں سے ایک دارالحکومت کی ڈپٹی میئر ہیں- یہ حالات حاضرہ پر بڑا وسیع علم رکھنے والی خاتون ہیں- ان سے جماعت کا تعارف کرایا گیا اور اپنی آمد کا مقصد بتلایا- کئی ایک مسائل پر گفتگو ہوئی- عورت کے مقام کے بارہ میں ان کے سوالات کے جواب دیئے گئے- انہیں بتایا گیا کہ دورہ کا مقصد یہاں جماعت احمدیہ کا قیام اور بیت الذکر کی تعمیر ہے- عیسائیت کے بارہ میں احمدیت کا نقطہ نظر سمجھایا گیا اور ان کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا-

نیشنل ریڈیو اور ٹی وی پر

احمدیت کا تعارف

لندن سے روانگی سے قبل آئس لینڈ کے نشریاتی اداروں سے بذریعہ فیکس رابطہ کی کوشش کی گئی مگر نتیجہ خاطر خواہ نہ نکلا تھا- صرف آئس لینڈ نیشنل براڈ کاسٹنگ کی طرف سے مثبت جواب موصول ہوا تھا- چنانچہ انہوں نے دو انٹرویوز نشر کئے- پہلا انٹرویو تو صرف دس منٹ کا تھا جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے کی توفیق ملی مگر دوسرا انٹرویو بیس منٹ کے لگ بھگ تھا- اس میں ذرا تفصیل کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض وغایت اور آپ کی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کا تعارف کرایا گیا-

آنے سے قبل آئس لینڈ کے نیشنل ٹی وی نے بھی رابطہ کیا اور ایک انٹرویو اسی شام نشر کیا- اس طرح ملک بھر میں جماعت احمدیہ کا چرچا ہوا اور لوگوں کو دینی تعلیمات سے شناسائی ہوئی-

ایک اخبار میں احمدیت کا تذکرہ

Morgunbladid آئس لینڈ کا سب سے مشہور اخبار ہے- اس نے بھی ایک تفصیلی انٹرویو لے کر 3 جون 2000ء کی اشاعت میں اسے شائع کیا- اس انٹرویو میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے علاوہ جماعت کے دیگر رفاہی کاموں اور اشاعت دین کا تذکرہ کیا گیا اور آئس لینڈ میں ایک بیت الذکر کے قیام کی ضرورت کو واضح کیا گیا- اس اخبار کے ذریعہ آئس لینڈ کے رہنے والوں کو معلوم ہوا کہ احمدیت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے 160 ممالک میں پھیل چکی ہے- دنیا بھر میں 8 ہزار کے لگ بھگ بیوت الذکر جماعت احمدیہ کے زیر انتظام تعمیر ہو چکی ہیں- اخبار نے مکرم امام صاحب اور نونن صاحب کی ڈپٹی میئر سے ملاقات کا تذکرہ بھی کیا-

لائبریریوں کو احمدیہ کتب کا تحفہ

نیشنل اور یونیورسٹی لائبریری کو سترہ کتب تحفہ کے طور پر دی گئیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں- اسی طرح دارالحکومت کی سٹی لائبریری کو بھی آٹھ کتب کا تحفہ دیا گیا- انشاء اللہ یہ کتب آئس لینڈ میں احمدیت کو متعارف کروانے میں بڑی مدد دیں گی-

آخر میں احباب جماعت سے نہایت مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کی ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور جلد آئس لینڈ میں ایک مضبوط جماعت قائم ہو جائے- آمین

(الفضل انٹرنیشنل 16 مارچ 2001ء)

بقیہ صفحہ 4

صدر نہ ہوتا تو میں مہلت مانگ لیتا- اس طرح سے ہمارے درمیان کوئی خیال ہار جیت کا نہیں ہوتا تھا- جب کبھی میں اپنے گاؤں کو جاتا تو جماعت احمدیہ کے مقامی افراد میرے پاس آ بیٹھتے اور مذہبی گفتگو شروع کر دیتے-

ایک دفعہ ایسی ہی مجلس ہو رہی تھی کہ حضرت والد صاحب ہمارے پاس سے گزرے اور مکان کے اندر جا کر قرآن شریف لے آئے اور سورہ مائدہ کی آیت میرے سامنے کھول کر رکھ دی اور فرمانے لگے کہ آپ اس پر بھی غور کریں- جب میں نے اس مقام پر غور کیا تو فوراً اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ اس سے تو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے- لیکن میں نے اس وقت یہی کہا کہ اس کا جواب میں سوچ کر دوں گا- فیروزپور واپس آ کر میں نے ان آیتوں کے متعلق مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی جن کے ساتھ میرے مراسم کئی سالوں سے قائم تھے پوچھ بھیجا- لیکن ان کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہ آیا گویا حیات مسیح کا مسئلہ جو میرے احمدیت کی طرف آنے میں رکاوٹ بنا ہوا تھا حل ہو گیا- فیروزپور میں میری نشست و برخاست مرزا ناصر علی صاحب مرحوم وکیل (برادر اصغر سر مرزا ظفر علی صاحب) کے ساتھ تھی اور احمدیت کے متعلق ہمارے درمیان تبادلہ خیالات ہوتا رہتا تھا- مجھے کبھی یہ خیال نہ آتا کہ احمدیت کو قبول کرنے میں جلدی کرنی چاہیے- البتہ جو مسئلہ ہمارے سامنے آتا وہ آہستہ آہستہ حل ہوتا رہتا تھا-

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر **33225** میں شہناز رشید زوجہ مکرم رشید احمد محمود قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ حال شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-4-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی -/1500 ریال - 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/80000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 ریال ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شہناز رشید 5-A/43 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 تنویر احمد پرویز گورایا شالیمار ٹاؤن لاہور حال شرق اوسط مسل نمبر 33226 گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالروٴف ساکن ککی نو

مسل نمبر **33226** میں تنویر احمد پرویز گورایا ابن محمد جمیل گورایا قوم گورایا جٹ پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالیمار ٹاؤن لاہور حال شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-5-99 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زیر استعمال کار اور گھریلو سامان وغیرہ مالیتی -/8000 ریال- اس وقت مجھے مبلغ -/2560 ریال ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد تنویر احمد پرویز گورایا شالیمار ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رشید احمد محمود مسل نمبر 33224 گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالروٴف ککی نو ضلع جھنگ حال شرق اوسط-

☆☆☆☆

مسل نمبر **33227** میں فاروق احمد خالد ولد عبدالرشید احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ حال شرق اوسط بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-5-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- نقد رقم -/22500 درہم- اس وقت مجھے مبلغ -/12500 درہم ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد فاروق احمد خالد دارالصدر شمالی ربوہ حال شرق اوسط گواہ شد نمبر 1 تنویر احمد ولد محمد لطیف کریم پارک لاہور گواہ شد نمبر 2 ماجد احمد انور ولد چوہدری ناصر احمد چمبیلی مارکیٹ جھنگ صدر-

☆☆☆☆

مسل نمبر **33228** میں احمد مرتضےٰ ولد مکرم محمد صاحب پیشہ Car jockey عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنگاپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-12-98 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- - مکان مع زمین مالیتی -/RM 100000 -2- کار مالیتی -/RM40000 -3- بنک میں جمع شدہ رقم /RM100000 - اس وقت مجھے مبلغ -/RM10000 ماہوار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد احمد مرتضےٰ سنگاپور گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز بن عبدالمجید سنگاپور گواہ شد نمبر 2 محمد صادق بن محمد یوسف سنگاپور-

☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

- مکرم فیروز الدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید اور ان کی بہو اہلیہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد میرپور خاص (سندھ) بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔
- محترمہ امۃ الحمید کشور صاحبہ بنت قاضی نور محمد صاحب مرحوم جرمنی میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ پھیپھڑوں کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے سانس لینے میں سخت دشواری ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
- محمد اشرف صاحب زعیم انصاراللہ گوٹھ محمد خان ضلع خیرپور کی والدہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ ٹانگ پر فریکچر آجانے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
- مکرم ہود احمد ملک صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے والد محترم ملک سعید احمد اشرف صاحب حال کینیڈا ہسپتال میں بعارضہ خرابی جگر داخل ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔
- مکرم کلیم احمد ابن مکرم نذیر احمد صاحب چک نمبر 184/7R ضلع بہاولنگر حال ربوہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بخار میں مبتلا ہیں۔ بخار کے ساتھ اب جسم اور گردن میں گلٹیاں ہوگئی ہیں۔ جو درد کرتی ہیں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔
- محترم بشیر احمد ناصر فیکٹری ایریا ربوہ کے بیٹے کاشف بشیر حال لاہور 13۔اپریل 2001ء موٹر سائیکل سے گر پڑے جس کی بنا پر ان کے دائیں جانب کی ہنسلی (کاربون) ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
- مکرم مشتاق احمد صاحب رند محلہ رحمٰن کالونی ربوہ کا مورخہ 24۔اپریل 2001ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب کو مورخہ 2 مارچ 2001ء بروز جمعۃ المبارک پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "امۃ الکافی" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک عبدالرب صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی پوتی اور مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالح، باعمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

رپورٹ جلسہ یوم والدین و تقریب تقسیم انعامات

- محلہ دارالصدر شرقی نمبر 2 میں مورخہ 21 تا 26 مارچ 2001ء واقفین نو بچوں کی کلاس لگائی گئی۔ جس میں بچوں کو دو گروپس میں تقسیم کرکے نصاب کی تیاری کروائی گئی۔ بعد ازاں مقابلہ جات کے رنگ میں نصاب کا ٹیسٹ لیا گیا جس میں بچوں نے جوش و خروش سے حصہ لیا مورخہ 27 مارچ 2001ء بروز منگل جلسہ یوم والدین اور تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ وجیہہ الرحیم نے کی عزیز نوید احمد ناصر نے بڑی خوش الحانی سے نظم سنائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر مبنی اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے جن میں والدین کو واقفین نو کی تربیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ بعد ازاں واقفات نو نے ترانہ پڑھا اس تقریب میں صدر صاحب اور نائب صدر صاحبہ محلہ نے بھی شرکت کی۔ آخر پر صدر صاحبہ لجنہ محلہ دارالصدر جنوبی نمبر 2 نے نصاب کے ٹیسٹ میں اول دوم اور سوم آنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی اس میں 21 واقفین نو بچوں اور 15 ماؤں نے شرکت کی۔

(نمائندہ۔ [illegible])

سانحہ ارتحال

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش قادیان بنت شیخ میاں شمس الدین صاحب مرحوم آف مدہ رانجھا ضلع سرگودھا (رفیق حضرت مسیح موعود) مورخہ 20۔اپریل 2001ء کو فیصل آباد میں وفات پاگئیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا 21۔اپریل 2001ء کو بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے کے بعد دعا مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے کروائی آپ شیخ محمد یحییٰ صاحب فیصل آباد حال کراچی اور شیخ محمد اکرام اطہر صاحب لاہور کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ موصوفہ دعا گو اور سلسلہ کی خادمہ تھیں آپ شعبہ تدریس سے 30 سال وابستہ رہیں آپ کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ موصوفہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

- محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب نے 1986ء میں جنگل امام شاہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے وصیت کی تھی جو عدم رابطہ ہے۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

حریت لیڈروں پر قاتلانہ حملہ سری نگر میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے اجلاس کے دوران گرنیڈ سے حملہ کیا گیا تاہم نشانہ خطا گیا اور بم صحن میں گرا جہاں سینکڑوں کارکن جمع تھے ان میں سے چار شدید زخمی ہو گئے انہیں ہسپتال داخل کرا دیا گیا جہاں دو کی حالت نازک ہے۔ اجلاس میں مذاکرات کی بھارتی پیشکش کا جواب دینے کے لئے منعقد ہو رہا تھا۔ بم دھماکے کے بعد اس میں کوئی تعطل نہیں آیا تاہم اجلاس کے بعد اس کے چیئرمین نے کہا مذاکرات کی بھارتی پیشکش کا جواب چند روز بعد دیا جائے گا۔

16 فوجیوں کی ہلاکت بنگلہ دیش کی وزیراعظم نے بھارت کے وزیراعظم کے ساتھ ٹیلی فون پر نصف گھنٹے تک بات چیت کے دوران بھارتی وزیراعظم نے بنگلہ دیش کی فوج کے ساتھ جھڑپوں کے دوران بھارتی سرحدی فوج کے 16 فوجیوں کی ہلاکت کے واقعہ پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور اس واقعہ کے تمام پہلوؤں کی مکمل اور تفصیلی تحقیقات کرانے کا وعدہ کیا ہے۔

بھارت سے معافی نہیں مانگی سرحدی جھڑپوں پر بھارت سے معافی نہیں مانگی بلکہ جانی نقصان پر صرف دکھ کا اظہار کیا ہے۔ یہ بات بنگلہ دیش کے سیکرٹری خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی انہوں نے کہا کہ بھارتی میڈیا کی تحریریں غلط ہیں ہم نے کوئی معافی نہیں مانگی۔

کالا باغ ڈیم نہیں چاہئے۔ سندھ حکومت سندھ حکومت نے ایک بار پھر کالا باغ ڈیم کی تعمیر کی مخالفت کر دی ہے۔ صوبائی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ ہم کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے حق میں نہیں ہیں۔ کیونکہ اس سے سندھیوں کے حقوق کو نقصان پہنچے گا۔ اگر پانی کا ضیاع روک دیا جائے تو کالا باغ ڈیم سے زیادہ پانی بچایا جا سکتا ہے۔

مذاکرات جاری رکھنا چاہتے ہیں اسرائیل نے دوبارہ مذاکرات پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ وزیر خارجہ شمعون پیریز نے کہا ہے کہ دو افراد کی ہلاکت کے باوجود ہم مذاکرات کی میز پر واپس جانا چاہیں گے۔ بیلجیم کے وزیر خارجہ لوئیس مائیکل سے ملاقات کے بعد بات چیت کرتے ہوئے پیریز نے کہا کہ ہم تمام پارٹیوں سے تعاون کریں گے۔ جو امن کے خواہاں ہیں اور ہم توقع کرتے ہیں کہ تشدد کا خاتمہ فائرنگ کے جواب سے ہی نہیں۔

بنگلہ دیش میں ہڑتال وزیراعظم حسینہ واجد کے خلاف بنگلہ دیش کی اپوزیشن کی طرف سے تین روزہ ملکی ہڑتال کے دوران دو بم دھماکے ہوئے پولیس ذرائع کے مطابق فوری طور پر کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ بم عام گن پاؤڈر سے تیار شدہ گھریلو ساخت کے تھے۔ بنگلہ دیش میں ہونے والی ہڑتال میں لوگ ویسے بھی گیسولین اور پٹرول وغیرہ کے عادی ہو چکے ہیں جن میں 5۔افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

ایرانی سرحدی فورسز کی فائرنگ ایرانی صوبے خراسان میں سرحدی فورسز کی فائرنگ سے دو افغان سمگلر ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ ایک سمگلر کو گرفتار کر کے بھاری مقدار میں چرس افیون برآمد کر لی گئی۔ بی بی سی کے مطابق حکام نے بتایا ہے کہ مارے جانے والے یہ سمگلر 72 کلو چرس اور افیون ایران کے راستے یورپ سمگل کرنا چاہتے تھے۔ حکام نے مزید بتایا کہ اب تک 46 افغانی سمگلر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

امریکہ کا تائیوان کو جدید میزائل دینے کا فیصلہ امریکہ نے تائیوان کو اینٹی ریڈار میزائل تائیوان کو فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میزائل دینے کا مقصد چین کے خلاف دباؤ بڑھانا ہے۔ امریکہ کے ایک روزنامہ کے مطابق جدید میزائل دور تک فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائل فراہم کرے گا۔ دوسری طرف تائیوان نے میزائل کی خریداری کے حوالے سے خبر کو بے بنیاد کہا ہے ماضی میں کئی مرتبہ امریکہ تائیوان کو بھاری اسلحہ فراہم کر چکا ہے۔ جس کی ایک بڑی مثال 1992ء میں امریکہ تائیوان کو لڑاکا طیارے 150۔ایف دینے پر رضامند ہوا تھا۔

بہار میں پنچائتی انتخابات کا چوتھا مرحلہ 8 ہلاک بھارت کے صوبے بہار میں شروع ہونے والے پنچائتی انتخابات کے چوتھے مرحلے میں جھڑپوں، پولیس کی فائرنگ اور متحارب گروپوں میں تصادم کے نتیجے میں 8۔افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک امیدوار بھی شامل ہے۔ پولنگ ایک بجے کے بعد روک دی گئی۔

ایڈز سے 3 کروڑ 60 لاکھ افراد ہلاک اقوام متحدہ کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق دنیا میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد خطرناک حد تک بڑھتی جا رہی ہے اور ایڈز سے اب تک ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اب تک دنیا بھر میں 3 کروڑ 60 لاکھ سے زائد افراد ایڈز کے جرثومے HIV کا شکار ہیں۔ ان مریضوں میں بیشتر ایسے ہیں جو HIV کو ختم کرنے کے لئے ادویات خریدنے کے قابل نہیں ہوتے ان کی مالی حالت بہت خراب ہوتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایڈز کی بڑھتی ہوئی بیماری کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کے شعور کو بیدار کیا جائے۔ رپورٹ کے مطابق ایڈز کے مریضوں کی سب سے زیادہ تعداد جنوبی افریقہ میں ہے۔

ترکی میں درجنوں یرغمالی افراد کو چھوڑ دیا گیا ترکی میں ایک ہوٹل کے عملے سمیت درجنوں افراد کو یرغمال بنانے والے چیچن نواز مسلح افراد نے یرغمال بنائے گئے تمام افراد کو رہا کر کے خود کو حکام کے حوالے کر دیا گیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ خودکار رائفلوں اور دیگر جدید اسلحہ سے لیس 13۔افراد نے ہوٹل پر حملہ کر کے 25۔افراد کو یرغمال بنایا تھا۔ انہوں نے ترک وزیر داخلہ کے مذاکرات کے بعد یرغمالیوں کو رہا کر دیا۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 25-اپریل- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 26 زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 25-اپریل غروب آفتاب: 6.47
☆ جمعرات 26-اپریل طلوع فجر: 3.58
☆ جمعرات 26-اپریل طلوع آفتاب: 5.26

اسلام آباد میں بم دھماکہ 30 زخمی اسلام آباد کی سبزی اور فروٹ منڈی میں پیر کی صبح سات بج کر 25 منٹ پر دھماکہ ہونے سے 30-افراد زخمی ہو گئے ایک عینی شاہد کے بیان کے مطابق ایک ادھیڑ عمر افغانی ریڑھی لے کر آیا اور اسے یہاں چھوڑ کر چلتا بنا جس کے 15 منٹ بعد دھماکہ ہو گیا- ایک اور ذریعے کے مطابق بم ساتھ کھڑی سوزوکی کار میں نصب تھا- زخمیوں میں سے کسی کی حالت تشویش ناک نہیں تاہم افغان ریڑھی بان مشکوک ترین شخص قرار پایا- اس کا سکیچ تیار کر لیا گیا ہے- فوج انتظامیہ اور حساس اداروں نے واقعہ کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات شروع کر دی-

30 ہزار مزارعین کو اراضی دینے کا فیصلہ
پنجاب کابینہ نے سرکاری اراضی کاشت کرنے والے 30 ہزار مزارعین کو رعایتی قیمت پر اراضی دینے کا فیصلہ کیا ہے- مالکانہ حقوق 750 روپے فی پیداواری یونٹ کے حساب سے دیئے جائیں گے-

پاکستانی و بھارتی ہائی کمشنر اپنے اپنے ملک میں
مسئلہ کشمیر پر صلاح و مشوروں کے سلسلے میں پاکستانی و بھارتی ہائی کمشنر اپنے اپنے وطن واپس چلے گئے ہیں- بھارتی ہائی کمشنر نے بھارت جا کر نئی دہلی میں سیکرٹری خارجہ سے ملاقات کی- دوسری طرف پاکستانی ہائی کمشنر نے بھی وطن آ کر دفتر خارجہ کے سینئر حکام سے کشمیر کے مسئلے پر مذاکرات کے حوالے سے بات چیت کی-

بے نظیر کے خلاف 3 نئے ریفرنس نیب نے بے نظیر کے خلاف کرپشن کے تین نئے ریفرنس تیار کر لئے ہیں- ظاہری آمدنی سے زیادہ اثاثے بنائے- بچوں اور ملازمین کے نام پر جائیدادیں خریدیں-

مجموعی قومی پیداوار بڑھائیں گے وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ ہم مجموعی قومی پیداوار بڑھا کر غربت کم کریں گے- ملک کی ایک تہائی آبادی انتہائی مفلسی کا شکار ہے- غربت میں کمی کے پروگرام کے تحت بارہ لاکھ گھرانوں کو اس سال امداد دی جائے گی- وزیر خزانہ نے غربت کے متعلق اعلیٰ سطحی فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مائیکرو کریڈٹ بینک قائم کرنے کے لئے جلد آرڈیننس آئے گا-

خاردار تار لگانے کی کوشش پھر ناکام چناب رینجرز نے سیالکوٹ کی ورکنگ باؤنڈری پر بھارت کی طرف سے خاردار تار لگانے کی کوشش ایک بار پھر ناکام بنا دی-

25 سال تک فوج کے کردار کی ضرورت
مسلم لیگ کے خورشید قصوری نے کہا ہے کہ اگلے 25 سال تک فوج کے کردار کی ضرورت ہے اسمبلیاں بحال ہونے کے بعد وزیر اعظم مسلم لیگ کا اور وزیر اعلیٰ سندھ پی پی پی کا ہونا چاہئے-

پاکستان ضرور آؤں گی پیپلز پارٹی کی سربراہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت نیا سیاسی ماحول چاہتی ہے میں پاکستان ضرور آؤں گی- غیر جانبدار حکومت ہوئی تو تمام الزامات واپس لے لیتی- انہوں نے کہا کہ برطانوی دستاویزات بھی متنازعہ ہیں- انہوں نے کہا کہ قید کا خطرہ مول لینے کو تیار ہوں جیل سے الیکشن لڑوں گی- خفیہ اداروں نے آخری دم تک میرے خلاف فیصلے کے لئے جج پر دباؤ ڈالا- ہمارے پاس اس کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں- انہوں نے ایک غیر ملکی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ طالبان سے پاکستان اور علاقے کا استحکام خطرے میں پڑ گیا ہے-

ججوں کی برطرفی کے لئے ترمیم شدہ رٹ
لاہور ہائی کورٹ کے روبرو کیسٹ سکینڈل اور سپریم کورٹ کے تفصیلی فیصلے کے حوالے سے ججوں کی برطرفی کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں ترمیم شدہ رٹ دائر کر دی گئی ہے- صدر مملکت کا نام حذف کر کے سیکرٹری قانون چیف ایگزیکٹو اور دونوں ججوں کو فریق بنایا گیا ہے-

سیمنٹ کی بوری سستی سیمنٹ کی بوری قیمت میں 20 روپے کی ہو گئی ہے- قیمتوں میں مزید کمی کا امکان ہے مارکیٹ کے ذرائع کا خیال ہے کہ قیمتوں میں یہ کمی 60 روپے تک ہو سکتی ہے-

بیوروکریسی سے فیصلے منوانے میں ناکامی
فوج کے بعد گورنرز اور صوبائی وزیر بھی بیوروکریسی سے اپنے فیصلے منوانے میں ناکام ہو گئے گورنر پنجاب نے چیف سیکرٹری سے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بیوروکریسی کا رویہ ٹھیک نہیں- انہوں نے بیوروکریٹس کا رویہ درست کرنے اور کابینہ کے فیصلوں پر عمل درآمد کی ہدایت کی-

یکم مئی کو آرڈی اے کے جلسے سے انکار
سندھ حکومت نے یکم مئی کو کراچی میں آرڈی اے کا جلسہ منعقد کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے- ریلی نکالنے کی کوشش کرنے والے رہنماؤں کی گرفتاری خارج از امکان نہیں- بی بی سی نے اپنے تبصرے میں کہا ہے کہ اے آرڈی نے 23 مارچ کو لاہور میں بھی جلسہ کرنے کی کوشش کی تھی جسے حکومت نے ناکام بنا دیا تھا-

اعجاز الحق راضی ہو گئے ہم خیال مسلم لیگ میں کل اہم عہدہ ملنے پر مسلم لیگی لیڈر اعجاز الحق کی ناراضگی ختم کرنے اور انہیں منانے کے لئے صدر میاں اظہر ان کے گھر پہنچ گئے اور سینئر نائب صدر کا عہدہ دے کر ان کو راضی کر لیا-

منگلا ڈیم کی سطح میں اضافہ پنجاب کی طرف سے اپنے حصے کا پانی منگلا ڈیم کی جھیل میں جمع کرنے کے نتیجے میں منگلا ڈیم کی جھیل میں پانی کی سطح گیارہ سو فٹ تک بلند ہو گئی ہے-

مریدکے فیکٹری میں 5 جاں بحق مریدکے فیکٹری میں زہریلی گیس سے 5-افراد ہلاک اور پانچ بے ہوش ہو گئے- جاں بحق ہونے والے افراد فیڈ بنانے والی فیکٹری میں کیمیائی فضلہ کی ٹینکی صاف کر رہے تھے کہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے-

ممنوعہ بور اسلحہ کے بدلے لائسنسی اسلحہ
صوبائی وزیر قانون ڈاکٹر خالد رانجھا نے کہا ہے کہ حکومت نے ملک بھر سے کلاشنکوف کے حوالے سے کلچر ختم کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے حکومت ناجائز اسلحہ اور ممنوعہ بور کے خاتمہ کے لئے دو مرحلوں میں مہم کا آغاز کرے گی- از خود ناجائز اسلحہ اور ممنوعہ بور کا اسلحہ جمع کرانے والوں کو بدلے میں غیر ممنوعہ بور کا اسلحہ اور اس کا لائسنس دیا جائے گا- مگر اس کی نمائش کرنے کی اجازت نہیں ہوگی-

تلاش گمشدہ

مکرم چوہدری منصور احمد صاحب احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ لکھتے ہیں کہ میرا بھائی عاصم شہزاد ولد عبدالقادر عمر 15 سال قد تقریباً پونے پانچ فٹ رنگ گندمی جسم دبلا مورخہ 17-اپریل 2001ء کو احمد نگر سے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں پریکٹیکل کرنے کیلئے روانہ ہوا مگر اکیڈمی میں نہیں پہنچا اور نہ ہی واپس گھر پہنچا ہے- اس کے والدین انتہائی پریشان ہیں-

رابطہ کے لئے صدر صاحب عمومی ربوہ فون
212700 212800 212900
چوہدری منصور احمد صاحب فون 213173

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

کمپیوٹر + انگلش اسپیکنگ کورس
☆ میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ کلاسز ☆ اجراء یکم مئی 2001ء
☆ دورانیہ تین گھنٹے روزانہ ☆ انگلش گرائمر Back to the Basics روزانہ ☆ انگلش بولنا English Conversation روزانہ- ☆ کمپیوٹر کلاس لیکچر روزانہ ☆ کمپیوٹر پریکٹیکل روزانہ
6days aweek-3hours daily
23-Shakoor Park ✆:212034
نیشنل کالج ربوہ

50 گھنٹے میں کمپیوٹر سیکھیے
امتحانات سے فارغ اور بیرون ملک جانے کی تیاری میں خواتین و حضرات کے لئے خصوصی ٹریننگ کلاسز بمعہ ٹائپنگ و انٹرنیٹ ای میل
ایپکس کمپیوٹر اکیڈیمی
لنک روڈ ناصر آباد غربی ربوہ
فون 211666

حبوب مفید اقراء
چھوٹی -/50 روپے- بڑی -/200 روپے
رجسٹرڈ
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
✆ 04524-212434 Fax:213966

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 ☆ گھر 211379

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر- ایئر کنڈیشنر- ڈیزرٹ کولر- کوکنگ رینج گیزر- ہیٹر- واشنگ مشین- مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: راشد نثار احمد کمر طارق مارکیٹ نزد گول چوک ربوہ

جدید ماڈل کمبائن ہارویسٹرز
S-1550-T-C-54 (اب ربوہ میں)
گندم مونجی کی اعلیٰ اور معیاری کٹائی کے لئے رابطہ کریں-
چوہدری آصف ادریس- چوہدری واصف نفیس
شہاب رائس ملز ربوہ
04524-212464-214465-320- 4465163

روزنامہ الفضل
CPL 61